| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

تحریر: "ضربِ فاروقی" بھائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رضاخانی شیخ الحدیث کا دعوت اسلامی کے سبز عمامہ پر بدعت کا فتوی

اور

رضاخانی شان اسلم کا اپنے شیخ الحدیث پر جہالت کا فتوی

قلم پر تعصب کی چربی چڑھ جائے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے، اپنوں اور غیروں میں تمیز کی صلاحیت کھو دیتا ہے۔

ایک عرصے سے انٹرنیٹ پر سبز عمامہ (بطور شعار) استعمال کرنا بدعت ہے۔ شیخ الحدیث مولانا مفتی غلام سرور قادری صاحب کا فتوی گردش کر رہا ہے۔ اس فتوی میں الیاس قادری امیر جماعت دعوت اسلامی پر شدید تنقید کی گئی ہے اور ان کی اس خود ساختہ سنت کو رد کیا گیا ہے۔

سبز عمامہ پر اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا موقف

سبز عمامہ پہننا جائز ہے یا ناجائز، اہل سنت والجماعت واہل حق احناف دیوبند مکتبہ فکر کے مسلک اعتدال میں اس پر نہ کوئی بحث ہے نہ اختلاف، ہمارے مسلک اعتدال میں ہر رنگ کا عمامہ باندھنے کی گنجائش ہے اگر سیاہ یا سفید عمامہ باندھا جائے تو افضل ہے کیونکہ یہ سنت سے ثابت ہے اور برصغیر میں عموما حضرات علماء وصلحاء اسی رنگ کا عمامہ استعمال کرتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں دارالعلوم دیوبند کا فتوی

دیگر » متفرقات

(۱) کیا سبز عمامہ باندھنا جائز ہے؟

Pakistan — Question: 3301

(۱) کیا سبز عمامہ باندھنا جائز ہے؟ (۲) فضائل میں ضعیف یا موضوع روایت پیش کرنا کیساہے؟ (۳) شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی علمی کی حیثیت کیاہے؟ اور ان کے بارے میں دیوبندکی کیا رائے ہے؟ (۴) مدارج النبوۃ کی کیا حیثیت ہے؟ (۵) شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے میلاد شریف کے جواز پر جو کلمہ فرمایاہے اس کلمہ کی حیثیت کیا ہے؟ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایک مقام پر حاشیہ اخبار الاخیار میں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر پر آج تک اختلاف نہیں کیاتوا اس بارے میں دیوبند کی کیا رائے ہے؟ براہ کرم، جواب دیں۔

07 Apr, 2008 — Answer: 3301

(۱) جائز ہے۔

فتوی: 459/ ھ= 338/ ھ

(۱) جائز ہے۔
(۲) ضعیف روایات کا پیش کرنا درست ہے۔
(۳) علوم نقلیہ وعقلیہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے، فنون حدیث شریف میں ید طولیٰ حاصل تھا۔
(۴) اہل علم حضرات کے نزدیک معتبر ہے۔
(۵) کیا کلمہ تحریر فرمایا ہے پوری متعلقہ عبارت لکھیے اسی طرح حاشیہ کی مکمل عبارت نقل کریں اور محشی کا نام لکھیں نیز صفحہ و مطبع تحریر کریں، تب ان شاء اللہ جواب تفصیل سے لکھ دیا جائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم
دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

اہل سنت والجماعت دیوبند کا اختلاف سبز عمامہ کے پہننے نہ پہننے یا جائز ناجائز پر نہیں ہے بلکہ فرقہ رضاخانی کے ایک گروہ دعوت اسلامی کی طرف سے سیاہ اور سفید عمامہ کے علاوہ ایک خاص رنگ سبز عمامہ کو شعار اسلام کے طور پہننا، اسی پر اصرار کرنا، اسے سنت ﷺ کے نام پر رواج دینا، اسی پر عشق رسول ﷺ کی مہر لگانا، دراصل بنیادی اختلاف ہے۔

قادری صاحب نے بھی دعوت اسلامی کے اسی طرز عمل پر اختلاف کرتے ہوئے سبز عمامہ بطور شعار باندھنا بدعت اور ناجائز لکھا ہے۔

سبز عمامہ پر اصل جنگ کس کی؟

دراصل سبز عمامہ پر جائز و ناجائز، سنت و بدعت کی یہ جنگ رضاخانی فرقہ کے دو گروہوں کے درمیان ہے اور دونوں طرف حسد کی آگ اس قدر بھڑک اٹھی ہے کہ دونوں جانب سے هل من مبارزة کی صدا بلند ہو چکی ہے۔

ایک وہ گروہ ہے جو فیضان مدینہ کے عقوبت خانوں میں بچھے دستر خوان پر میٹھے میٹھے اسلامی منوں کی شکل میں پروان چڑھ رہا ہے، اور دوسرا گروہ اعلحضرت خان صاحب کے وارثین علماء کا ہے۔

ان دونوں رضاخانی گروہوں کی سرد جنگ کے کچھ نمونے حق فورم پر موجود ہیں۔

اعلحضرت صاحب کے اصل وارثین علماء کا الیاس قادری کے گروہ دعوت اسلامی سے اختلاف پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی اس مبارک حدیث کے تناظر میں ہے۔

٩-عن ابی سعید خدری قال قال رسول اللہ یتبع الدجال من امتی سبعون الفاً علیہم السیجان(رواہ فی شرح السنہ بحوالہ مشکوٰۃ ج٢ ص٥٨٢)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جن کے سروں پر سبز چادریں پڑی ہونگی دجال کی اطاعت قبول کرلیں گے۔ (شرح السنہ)

اس حدیث مبارکہ میں دجالی لشکر کی شناخت کا ذکر ہے کہ دجال اکبر کا جو 70 ہزار کا لشکر ہوگا اس کے سروں اور جسم پر سبز چاڈریں ہونگی۔ الیاس قادری صاحب نے جب سبز عمامہ تحریک شروع کر کے ایک خاص پہچان بنانے کا آغاز کیا تو رضاخانیت میں بھونچال آ گیا اور قادری صاحب جیسے مخلص رضاخانیت کے پیروکار رضاخانیت کو بچانے کے لئے دعوت اسلامی کے خلاف میدان میں اتر آئے اور اس خدشہ کے پیش نظر کہیں دعوت اسلامی کے ان سبز کرتوتوں کی وجہ سے دجالی لشکر کی مہر رضاخانیت پر نہ ثبت ہو جائے زوردار فتوی جاری کرتے ہوئے دعوت اسلامی کے جھوٹے دعوی عشق رسول ﷺ کے بخرے اڑا دئے۔

رضاخانی شیخ الحدیث صاحب کا یہ تحقیقی فتوی الیاس قادری کی جماعت دعوت اسلامی پر ایک کاری ضرب ہے، اسی سبز زخم سے شان اسلم صاحب کراہ رہے ہیں، کر بھی کیا سکتے ہیں ضرب بھی اپنوں نے لگائی ہے۔

رضاخانی شان اسلم کی بوکھلاہت

جناب شان اسلم صاحب جس فتوی کے خلاف آپ نے "دیوبندیوں وہابیوں کی پریشانی کا باعث سبز عمامہ" کا ٹائٹل دیا ہے یہ **12 نمبر کا جوتا** آپ کے شیخ الحدیث مفتی غلام سرور قادری صاحب کا ہے۔ یہ پریشانی آپ کی رضاخانی

جماعت کو ہے اس دجالی لشکر کا راز افشاں کرنے پر جو کل تک فیضان مدینہ کے حصار میں تھا۔ اب اندر کا راز باہر آ گیا ہے۔
اور آپ قادری صاحب کا یہ فتوی ہضم نہیں کر پا رہے اس لئے اپنا روئے سخن دیوبند کی طرف کر کے اپنے شیخ الحدیث صاحب پر جہالت کا فتوی داغ دیا۔ آپ کی شان کو ہمت تو نہ تھی کہ براہ راست شیخ الحدیث صاحب کی خدمت میں اپنا یہ نذرانہ عقیدت پیش کرتے، کیونکہ "مجبور بھی ہیں صنم۔۔۔۔کچھ کہہ بھی نہیں سکتے" کہیں جمعرات کا حلوہ بند نہ ہو جائے۔

(ملاحظہ ہو شان اسلم کا فتوی اپنے شیخ الحدیث کی شان اقدس میں)

الحمد لله رب العلمين ط والصلوة والسلام على سيد المرسلين
اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم ط بسم الله الرحمن الرحيم ط

دیوبندیوں وھابیوں کی پریشانی کا باعث

سبز عمامہ

عمل رسول اللہ ﷺ

حضرت محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی ۱۰۵۲ھ) اپنے رسالہ "کشف الالتباس فی استحباب اللباس" (فارسی) مطبوعہ در مطبع مجتبائی، دہلی رجب المرجب ۱۳۲۹ھ/ جولائی ۱۹۱۱ء، ص ۴ پر فرماتے ہیں:

"دستار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در اکثر اوقات سفید بود گاہے سیاہ و احیاناً سبز"

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید، کبھی کبھار سیاہ اور شاذ و نادر سبز ہوتی تھی"

(حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ کا یہی رسالہ "ضیاء القلوب فی لباس المحبوب" (فارسی) کے نام سے کتاب "خلاصہ الفتاوی مع مجموعۃ الفتاوی" (عربی) از الشیخ الفقیہ طاہر بن عبدالرشید بخاری، الحنفی علیہ الرحمہ (متوفی ۵۴۲ھ)، جلد ثالث، مطبوعہ امجد اکیڈمی لاہور کے صفحہ ۱۵۳ تا ۱۵۶ پر بھی شائع ہوا ہے۔

حضور ﷺ نے سبز عمامہ چاہے شاذ و نادر ہی استعمال فرمایا مگر ثابت تو ہے، جو لوگ اس رنگ کے عمامہ شریف کا مذاق اڑاتے ہیں، یا بغیر تحقیق کے جاہل مولویوں کے کہنے سے چڑتے ہیں، وہ غور کر لیں کہ کس کا مذاق اڑا رہے ہیں؟۔

شان اسلم صاحب یقیناً ہم نے رضاخانیت کی شان میں گستاخی کی ہے اور یہ گستاخی اس طرح ہے کہ انٹرنیٹ کی دنیا میں ہم نے آپ ہی کے رضاخانی شیخ الحدیث صاحب کے فتوی پر

"رضاخانی جوتا۔۔۔رضاخانی کے سر" یا **"کلک رضا کا خنجر۔۔۔رضاخانیت کی پیٹھ میں"**

کا ٹائٹل دے کر پھیلایا ہے۔

شان اسلم صاحب آپ کے فتوی جہالت کے بعد ہمیں انتظار رہے گا رضاخانی مارکیٹ میں شیخ الحدیث قادری صاحب کے فتوی کا۔ ہم تماشائی ہیں اس جنگ کے، بہتر کارکردگی پر دونوں فریقین کو داد تحسین پیش کرتے رہینگے، کنجوسی نہیں کرینگے۔

سبز عمامہ (بطور شعار) باندھنا بدعت ہے

اور کسی بھی رنگ کا جائز مگر دعوت اسلامی والے بھائیوں کی طرح کسی خاص رنگ کو اپنا شعار و علامت ٹھہرا کر اپنے آپ کو اس سے مشہور و متعارف کرانا ممنوع ' ناجائز اور بدعت ہے۔

فتویٰ

مولانا مفتی غلام سرور قادری

شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ رضویہ ' سنٹرل کمرشل مارکیٹ ' ماڈل ٹاؤن ' لاہور

ناشر:

انجمن احیاء السنہ ' لاہور

بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالی ٹوپی بھی پہنی ہے اور خالی عمامہ بھی اور ٹوپی اور عمامہ دونوں اکٹھے بھی لیکن سنت صرف سفید عمامہ ہے۔اگرچہ دوسرے رنگ کا سیاہ اور سبز بھی جائز ہے۔

سنت اس کام کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر اوقات کیا ہو اور کبھی کبھی اسے ترک بھی فرمایا ہو۔چنانچہ فتاویٰ شامی میں ہے:

ان النبي صلى الله عليه و آله و سلم واظب عليها حتى صارت عادة له و لم يتركها الا احيانا، (فتاویٰ شامی ج اول ص ۱۰۳)

یعنی سنت وہ کام ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو۔ حتیٰ کہ وہ آپ کی عادت کریمہ ہو گیا ہو اور آپ نے اسے نہ چھوڑا ہو۔مگر کبھی کبھی۔

اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ جس کی اصل نہ سنت میں ہو اور نہ شریعت میں وہ بدعت ہوتی ہے۔لہذا کسی گروہ کا سبز عمامہ کو دینی ومذہبی اعتبار سے اپنی علامت و پہچان بنانا جیسے ہمارے دعوت اسلامی والے بنائے پھر رہے ہیں بدعت و ناجائز ہے کیونکہ سنت و شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و اما العلامة الخضراء فلا اصل لها و انما حدثت سنة ثلاث وسبعين وسبعمائه بامر الملك شعبان ابن حسن (الفتاوى الحديثيه ص

کہ شریفوں کیلئے سبز پگڑی کی علامت کوئی بنیاد نہیں۔یہ سبز پگڑی کی بدعت بادشاہ شعبان بن حسن کے حکم سے ۷۷۳ھ میں نکالی گئی ہے۔

یہاں سے واضح ہو گیا کہ سبز پگڑی کو بطور خاص علامت ٹھہرا کر استعمال کرنا بدعت ہے جو ۷۷۳ھ میں ایک بادشاہ کے حکم سے پیدا کی گئی۔لہذا ہمیں سبز پگڑی کو اجتماعی طور پر استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ عمل بدعت ہے اور ایک بادشاہ سے منسوب ہے۔امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمتہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

هل يلبسون العمامة الخضراء؟ والجواب ان هذه العلامة ليس لها اصل في الشرع ولا في السنه ولا كانت في الزمن القديم و انما حدثت في سنة ثلاث و سبعين وسبع مائة بامر الملك الاشرف شعبان بن حسن (الحاوى للفتاوى ج ۱ ص ۳۳)

کیا شریف لوگوں کو سبز پگڑی اپنی علامت کے طور پر پہننا چاہئے؟ جواب یہ ہے کہ یہ سبز پگڑی کی علامت کی شریعت اور سنت میں کوئی اصل نہیں اور نہ ہی زمانہ قدیم میں تھی اور سبز پگڑی کی علامت ۷۷۳ھ میں بادشاہ اشرف بن شعبان کے حکم سے وجود میں آئی۔

سبز عمامہ کی سنت اور شریعت میں کوئی اصل نہیں: (امام کتانی)

اہلسنّت کے مؤرخین و محدثین و فقہاء و علماء نے واضح لکھا ہے کہ یہ عمامہ اشراف کیلئے سنت سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے۔ چنانچہ امام محمد بن جعفر کتانی علیہ الرحمۃ "الدعامۃ" میں لکھتے ہیں کہ:

ان هذه العمامة الخضراء ليس لها اصل في الشرع ولا في السنة ولا كانت في الزمن القديم و انما حدثت سنة ثلاث وسبعين وسبعمائة بامر الاشرف شعبان بن حسن (الدعامة ص ۹۵)

سبز پگڑی کی کوئی اصل نہیں، نہ شریعت میں اور نہ ہی سنت میں اور نہ ہی زمانہ قدیم میں تھی۔ یہ سبز پگڑی کی علامت ۷۷۳ھ میں بادشاہ اشرف شعبان بن حسن کے حکم سے معرض وجود میں آئی۔

یعنی اشراف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل (سادات) کیلئے سبز پگڑی کی علامت کی شریعت میں کوئی اصل نہیں اور نہ ہی زمانہ قدیم میں شریفوں کیلئے علامت کے طور پر اس کا کوئی وجود نظر آتا ہے۔ اس کا شریفوں (سادات) کیلئے علامت قرار پانا بدعت ہے جو بادشاہ اشرف شعبان بن حسن کے حکم سے بنائی گئی۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب "السفینۃ القادریہ" کی شرح میں سید العلماء محمد النہا فرماتے ہیں:

واعلم ان تعليم الاشراف بالعمامة الخضراء ليس لها اصل في الشرع ولا في السنة ولا كانت في زمان القديم وانما حدثت في سنة ثلاث وسبعين وسبعمائة بامر الملك الاشرف شعبان بن حسين (شرح سفينه قادريه ص ۳۹)

معلوم ہو کہ اشراف کو سبز عمامہ کے باندھنے کی تلقین کرنا بدعت ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے نہ شریعت میں اور نہ ہی سنت میں اور نہ ہی یہ سبز پگڑی کی علامت زمانہ قدیم میں تھی بلکہ یہ بدعت تو بادشاہ اشرف شعبان بن حسین کے حکم سے معرض وجود میں آئی۔

یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو سبز وغیرہ رنگ کے مقابلہ میں سفید عمامہ کو ترجیح دینے کا حکم دیا مگر ہمارے مہربان مولانا محمد الیاس قادری صاحب اور ان کے پیروکار دعوت اسلامی والے بھائی لوگوں سے سفید عمامہ چھوڑا کر ان کو سبز عمامے بندھواتے پھر رہے ہیں۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ لوگوں کو اس رنگ کے عمامہ کے باندھنے کی ترغیب دیتے جس کے باندھنے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترجیح دینے کا حکم فرمایا مگر یہ مہربان ایک طرف سے تو محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعویٰ فرماتے ہیں اور دوسری طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے برعکس بھی کر رہے ہیں۔ امام علی بن سلطان القاری مکی علیہ الرحمۃ م ۱۰۱۴ھ اپنی مشہور کتاب مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:

ای ثوب تکبر و تفاخر و تجبرا وما یتخذه المتزهد لیشهر نفسه بالزهد اوما یشعر به المتسید من علامة السیادة کالثوب الاخضرا ومایلبسه المتفقهه من لبس الفقها و الحال انه من جملة السفها، (ج ۴ ص ۴۳۰)

یعنی جس نے تکبر و فخر و جابرانہ انداز کا لباس پہنا یا اپنے آپ کو زہد و نیکی سے مشہور و معروف کرنے کیلئے کوئی مخصوص لباس اختیار کیا یا اپنی بزرگی کی نمائش کیلئے سبز رنگ کا کپڑا اپنی علامت ٹھہرالیا یا عالم دین نہ تھا مگر علماء کی وضع قطع اختیار کی تو ایسے شخص یا ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا یعنی وہ قیامت کے دن ذلیل ورسوا ہوگا۔

البتہ سبز عمامہ کے مقابلہ میں سیاہ کی احادیث و روایات اس قدر بہ کثرت ہیں اور صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا اس قدر بکثرت سیاہ عمامہ باندھنا ثابت ہے کہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ سفید عمامہ کے بعد سیاہ عمامہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین و اولیاء کرام کو زیادہ محبوب تھا۔ یہاں تک کہ سیاہ عمامہ کا استعمال اہل اسلام کی علامت بن گیا۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب شرح شرعۃ الاسلام ج اص ۸۶ ۳ میں ہے :

واعلم انه یستحب ان یلبس المصبوغ احیانا خلافا للمجوس لانهم یلبسونه ای المصبوغ دائما لا احیانا

معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کیلئے رنگ دار کپڑا کبھی کبھی پہننا مستحب ہے۔ ہمیشہ نہیں۔ مجوسیوں کے برعکس کیونکہ مجوسی رنگ دار کپڑا ہمیشہ استعمال کرتے ہیں نہ کہ کبھی کبھی۔

لہٰذا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ کیلئے سبز یا کسی اور رنگ کی پگڑی اپنے لئے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مخصوص کرنا مجوس کا طریقہ ہے لہٰذا مسلمان کو چاہئے کہ وہ کسی بھی رنگ کو استعمال کرے جائز ہے مگر کسی رنگ کو اپنے لئے ہمیشہ کیلئے مخصوص نہ کرے کیونکہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ ہمیشہ عمامہ اور دیگر لباس سفید پہنے اور کبھی کبھی مختلف قسم کے ر [illegible] استعمال کرے جیسے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کرتے تھے کہ اکثر سفید اور کبھی سیاہ اور کبھی زعفرانی اور کبھی پیلا بھی استعمال کرتے۔

الحمد للہ ہم نے عمامہ سے متعلق سیر حاصل بحث کر دی ہے۔ امید ہے کہ دعوت اسلامی والے بھائی اور خصوصا محترم محمد الیاس قادری صاحب اس کو غور سے ملاحظہ فرما کر سبز پگڑی والی علامت کو چھوڑ کر سفید عمامہ کو ہی استعمال کریں گے جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت بھی ہے اور آپ کا فرمان بھی کہ "سفید لباس پہنو کیونکہ وہ تمہارے لباس میں سب سے بہتر ہے"۔

نوٹ : یہ مضمون نومبر ۱۹۹۳ء کے ماہنامہ "البر" سے ماخوذ ہے۔ تفصیلات کیلئے مذکورہ رسالہ دیکھئے۔